

## 31086-فوت شدہ کا ختنہ کرنا

سوال

اگر کوئی شخص بغیر ختنہ کروائے ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں؟

پسندیدہ جواب

اکثر علماء کرام کا مسلک ہے اس کا ختنہ نہیں کیا جائیگا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی شخص بغیر ختنہ ہی فوت ہو جائے تو تین صورتیں ہیں :

صحیح یہی ہے کہ جسمور کے ہاں قطعاً اس کا ختنہ نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ ختنہ تکلیفات شرعیہ میں سے تھا اور یہ تکلیف اور مکفہ ہونا موت کی بنا پر زائل ہو چکی ہے۔

دوسری :

چھوٹے اور بڑے کا ختنہ کیا جائیگا۔

تیسرا :

چھوٹے کا ختنہ ہو گا بڑے کا نہیں، اسے الیان میں ذکر ہیں اور یہ دونوں صورتیں ہی ضعیف ہیں۔

دیکھیں : المجموع للنبوی (1/352).

اور ابن قادمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور ہا (میت) کا ختنہ کرنا تو یہ مشروع نہیں، کیونکہ یہ میت کے اعضاء میں سے ایک اعضا کو کاٹا ہے، اکثر اہل علم کا قول یہ ہے، اور بعض لوگوں سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ختنہ کیا جائیگا، اسے امام احمد نے بیان کیا ہے، اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی بنا پر پلا قول زیادہ اولی اور بہتر ہے۔ اسے

دیکھیں : المغنى ابن قادمہ (3/484).

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر بچہ بغیر ختنہ ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اس کی طمارت (یعنی ختنہ) نہیں کیا جائیگا کیونکہ ختنہ کا وقت گزر چکا ہے، جو کہ اس کی زندگی تھی۔

دیکھیں : فتاویٰ الجعفر الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (369/8).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

میت کے زیر ناف بال موئذن نے اور اس کا ختنہ کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی "اہ"

دیکھیں : مجموع فتاویٰ اشیع ابن باز (114/13).

واللہ اعلم.